جنت کے مالک

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزم عشاق

ادارہ نجم الہدی جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ نیو پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد

0300-6661755

جنت کے مالک

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

امابعد

فاعوذ بالله من الشطین الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

تلك الجنة التی نورث من عبادنا من کان تقیا

صدق رسول رب العلمین

عقیدت ومحبت سے درودوسلام

الصلوۃ وسلم علیك یا سیدی یا رسول الله

وعلی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب الله

محترم سامعین کرام! اللہ کریم قران پاک کی سورہ مریم میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنی جنت کا وارث اپنے اولیاء کو بنا دیا ہے اور یہی وہ جنت ہے جس کا وارث ہم نے اپنے متقین بندوں کو بنا دیا ہے اور متقین ہی اولیاء اللہ ہیں۔

ان اولیاء الا المتقین (سورۃ انفعال آیت ۳۴) کہ یہ متقی ہی اس کے ولی ودوست ہیں۔ جب فرمانِ خداوندی کے مطابق یہ اولیاء اللہ جنت کے وارث ہیں تو پھر قیامت کے دن ان کا کسی کو جنت عطا کر دینا کون سی مشکل بات ہے۔ نزہت المجالس میں ہے' حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں راحت جاں ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن عرشِ الٰہی سے منادی ہوگی کہ میرے محبوب پاک کے اصحابی کہاں ہیں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دربارِ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ کریم فرمائے گا۔ یاابابکر قف علی باب الجنة فادخل من شئت برحمة الله وامنع من شئت بعلم الله کہ اے ابوبکر (رضی اللہ تعالی عنہ) جنت کے دروازے پہ کھڑے ہو جاؤ اور اللہ کی رحمت سے جس کو چاہو جنت میں داخل کر دو اور جس کو چاہو اللہ کے علم سے روک دو اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم ہوگا کہ یاعمر قف علی المیزان فثقل من شئت وخفف من شئت کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ) میزان پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کے چاہو اعمال زیادہ کر دو اور جس کے چاہو تم کم کر دو اور جس کا تم چاہو پلّہ بھاری کر دو اور جس کا چاہو ہلکا کر دو اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو کہا جائے گا کہ قف علی الصراط کہ اے عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) پل صراط پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کو تم چاہو بازو سے پکڑ کر پار کر دو اور جس کو تم چاہو دوزخ میں پھینک دو اور پھر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو حکم ہوگا کہ یا علی قف علی الحواض فاسق من شئت واصرف من شئت کہ اے علی (رضی اللہ عنہ) حوضِ کوثر پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کو تم چاہو پانی پلا دو اور جس کو چاہو پیاسا رکھو۔ اس روایت پر غور کرو کہ جنت کے دروازے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' میزان پر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ' پل صراط پر حضرت عثمان غنی اور حوضِ کوثر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور یہ سب راحت دو جہاں ﷺ کے صحابی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور تمام اولیاء اللہ کے پیشوا اور امام ہیں۔نہیں نہیں بلکہ منبع ولایت ہیں مگر بدعقیدہ لوگوں کے باطل عقیدے کے مطابق یہ غیر اللہ ہیں اور غیر اللہ کے آستانوں پر جانا اور ان سے مدد مانگنا اور مشکل کشائی کے لیئے فریاد کرنا اور ان کے آگے حاجت روائی کے لئے ہاتھ پھیلانا ان کے نزدیک شرک و بدعت ہے۔اس لئے بدعقیدہ مولویوں' گستاخ واعظوں اور اولیاء اللہ کے بے ادب لوگوں کے لیئے قیامت کے دن سوائے جہنم کے کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا۔اس لیئے جب یہ لوگ جنت کی طرف دیکھیں گے تو وہاں بھی غیر اللہ' میزان کی طرف دیکھیں گے تو وہاں بھی غیر اللہ' پل صراط سے گزریں گے تو وہاں بھی غیر اللہ اور پھر شدت پیاس سے تنگ آ کر حوضِ کوثر کی طرف دوڑیں گے تو وہاں بھی غیر اللہ جن کو یہ لوگ مشکل کشا ہی نہیں مانتے تو پھر میں حیران ہوں کہ ان بدعقیدہ لوگوں کا قیامت میں کیا بنے گا۔اگر یہ میری بات مان لیں تو آج بھی اپنے باطل اور لغو عقیدے سے توبہ کر کے کسی مردِ کامل کے دامن کو تھام لیں۔کسی درویشِ باخدا کے قدم چوم لیں اور کسی مرشدِ پاک کے آستانے پر سرِ نیاز جھکا دیں۔

اور پھر میں یہ سوچتا ہوں کہ ان لوگوں کا قیامت میں کیا بنے گا۔جو صحابہ اکرام رضی اللہ عنہ پر طعن و تشنیع اور ان کی شان اقدس میں گستاخیاں کرتے رہتے ہیں اور نعوذ باللہ من ذالک ان کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔اس لئے اگر صحابہ اکرام رضی اللہ عنہ سے بغض و حسد رکھنے والے لوگ بھی اگر چاہتے ہیں کہ ہماری نجات ہو جائے تو ان کو بھی چاہئے کہ اپنی عقائد باطلہ سے توبہ کر کے صحابہ کرام کے نیاز مندوں میں اپنا نام لکھوالیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر صحابہ کرام کے غلام بن جائیں۔خدا بڑا ہی رحیم و کریم اور ستار و غفار ہے اور اس کی رحمت و بخشش کے دروازے سے آج ہی کھلے ہیں۔انشاء اللہ وہ اپنے دوستوں اور صحابہ کرام کے صدقے سے ان کو ان کی غلطیاں معاف کر دے گا۔

محترم سامعین کرام! غور فرمائیں کہ جنت کے دروازے پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور میزان پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور پل صراط پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور حوضِ کوثر پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کا صحابہ کرام کو قیامت کے دن پر منصب عطا کرنا اس کی شانِ کریمی ہے اور بندہ نوازی ہے۔

بلا تشبیہ مثال اگر کوئی بادشاہ اپنے ملک کے مختلف محکمے وزیروں کے سپرد کر دے تو کون سا کفر و شرک ہے اور کسی کو کیا حق ہے کہ وہ اس بادشاہ سے پوچھے کہ تو نے ایسا کیوں کیا ہے۔ہاں اگر یہ یا دوسرے وزراء اپنے اپنے فرائض کو پوری دیانت و صلاحیت سے انجام نہ دیں تو ان کو بدلا جا سکتا ہے مگر یہ صحابہ کرام اور اولیائے عظام اللہ تعالیٰ کے ایسے وزیر ہیں کہ جن کے متعلق یہ شبہ کرنا بھی کفر ہے کہ یہ لوگ اپنے فرضِ منصبی میں کسی قسم کی بددیانتی یا کوتاہی کرتے ہوں گے اس لئے یہ وزیر بدلے بھی نہیں جا سکتے کیونکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے وزیر نہیں ہیں بلکہ حبیب بھی ہیں۔ان اللہ یحب المتقین اور وزیر تو بدلتے رہتے ہیں مگر حبیب کبھی نہیں بدلتے۔

دوستو! نبوت کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان ولایت و طریقت' حقیقت و معرفت اور رشد و ہدایت کے امام و

پیشوا ہیں اور طریقت کے چاروں سلسلوں نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ کے سردار و سرتاج اور منبع و مخزن ہیں۔
فیصل آباد کے آٹھ بازار ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ کچہری بازار، ریل بازار، کارخانہ بازار، امین پور بازار، منٹگمری بازار، چنیوٹ بازار، بھوانہ بازار اور جھنگ بازار اور شہر کے وسط میں گھنٹہ گھر ہے اور ایک گول بازار ہے جو شہر کے اردگرد گھومتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس بازار کی کسی دوکان سے چل پڑے تو تھوڑی دیر کے بعد تمام شہر کا چکر لگانے کے بعد پھر اسی دکان پر آجائے گا۔ اگر (فیصل آباد) شہر کی بناوٹ اور اس کے نقشے پر غور کیا جائے تو یہ مسئلہ پوری طرح سمجھ میں آجاتا ہے کہ اگر کسی مسافر نے گھنٹہ گھر جانا ہو تو وہ شہر کے ان آٹھوں بازاروں میں سے جس بازار میں بھی داخل ہوگا گھنٹہ گھر سامنے نظر آجائے گا اور وہ مسافر بڑی آسانی سے گھنٹہ گھر پہنچ جائے گا لیکن اگر غلطی سے گول بازار میں داخل ہو جائے تو پھر وہ ساری زندگی شہر کے اردگرد چکر لگاتا رہے گا مگر گھنٹہ گھر تک نہیں پہنچ سکے گا۔
بلا تشبیہ و مثال! جس طرح فیصل آباد شہر کے مرکز تک پہنچنے کے لئے کسی بازار میں داخل ہونا ضروری اور لازمی ہے اسی طرح سے مرکز رسالت ﷺ اور خدا تک پہنچنے کے لئے طریقت کے کسی بازار میں داخل ہونا ضروری اور لازمی ہے مگر یہ بدعقیدہ لوگ تو گول بازار کے چکر میں پھنسے ہوئے چکر لگا رہے ہیں۔ اس لئے قیامت تک ان کو منزل مقصود نہیں مل سکتی اور ملے بھی کیوں کہ جب کہ اللہ کریم نے ان کے متعلق یہ فیصلہ کر دیا ہوا ہے۔
ومن یضلل فلن تجدلہ ولیا مرشدا (پارہ ۱۵، سورۃ کہف) کہ وہ شخص جو گمراہ ہوگیا پس نہ پائے کسی ولی یا مرشد کو یعنی مددگار راہنما کو۔ یہ آیت پاک بھی اولیائے کرام رحم اللہ علیہم سے بغض و عداوت رکھنے والوں اور ان کی شان پاک میں گستاخی کرنے والوں کے لئے تازیانہ عبرت بھی ہے اور ان کی ضلالت و گمراہی پر ایک خدائی مہر بھی۔ اس لئے کہ یہ بدعقیدہ لوگ کسی ولی و مرشد کے طالب نہیں ہیں اور نہ ہی کسی پیر فقیر کو مانتے ہیں اور نہ ہی اولیاء اللہ اور کسی مرشد کامل کے تصرفات و کمالات کے قائل ہیں اور نہ ہی اس دنیا کے خطرناک جنگل سے صحیح و سلامت گزرنے کے لئے کسی مددگار و راہنما کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی گناہ و معصیت کے سمندر کی طوفانی موجوں سے اپنی کشتی حیات کو بحفاظت کنارے پر لے جانے کے لئے کسی ملاح کو تلاش کرتے ہیں اور نہ ہی اس ظلمت کدہ جہاں سے سیدھے راستے پر چلنے کے لئے کسی مردِ کامل کے نور معرفتِ سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور نہ ہی خدا اور سول تک پہنچنے کے لئے کسی فقیر و درویش کے وسیلے کی جستجو کرتے ہیں۔
دوستو! قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ سے یہ حقیقت بھی پوری طرح سے واضح ہو جاتی ہے کہ ضلالت و گمراہی سے بچنے کے لئے فسق و فجور کے اندھیروں میں روشنی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ اور اس کے محبوب ﷺ تک پہنچنے کے لئے کسی ولی و مددگار اور کسی مرشد و راہنما کا دامن پکڑنا ضروری ہے۔ اگر کسی وزیر یا کسی افسر کو ملنا ہو تو ہزاروں وسیلے تلاش کرنے پڑتے ہیں۔ ان کے دوستوں کو تلاش کرنا پڑے گا جب کہ اللہ کریم نے خود ہی فرما دیا ہے کہ یہ میرے دوست ہیں میرے یار ہیں اور مجھے ملنے والے ہیں۔ جس طرح بغیر تیل کے چراغ نہیں جل سکتا اور بغیر پانی کے درخت نہیں پھل سکتا اسی طرح بغیر مرشد کے خدا نہیں مل سکتا۔ اسی لئے تو درویشِ لاہوری کہتا ہے کہ

کیمیاء پیدا کن از مشتِ گلے

بوسہ زن پر آستانِ کاملے

اے مسلمان اگر تو اپنی مشتِ خاک کو سونا بنانا چاہتا ہے تو کسی مردِ کامل کے آستانے کی مقدس چوکھٹ کو چوم۔

دریا پہاڑوں کے چشموں سے نکلتے ہیں اور پھر سارے پاکستان کو سیراب کرتے ہیں اور سوکھی ہوئی کھیتیاں سرسبز وشاداب کرتے ہیں مگر نہ تو ضلع فیصل آباد کی زمین براہ راست کسی چشمے سے سیراب ہوتی ہے اور نہ ہی ضلع فیصل آباد کا کوئی خطہ مگران چشموں سے بنجر علاقوں اور بارانی زمین کو سیراب کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ چشموں سے دریا نکلے اور دریاؤں نے بڑی بڑی نہریں نکالی گئیں اور نہروں سے سوؤے اور سوؤں سے کھالے اور پھر کھالوں سے نالیاں اور ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ یہ نالیاں زمین کو سیراب کرتی ہیں اور ہر نالی کے پانی کا تعلق بالواسطہ چشموں کے پانی سے ہے۔نہیں نہیں بلکہ ہرنالی کا پانی چشمے کا ہی ہے۔

دوستو! نبوت کے سرچشمہ سے ولایت وروحانیت کے چار بڑے دریا نکلے پھران دریاؤں سے سینکڑوں نہریں نکلیں پھران نہروں سے ہزاروں کھالے اور کھالوں سے لاکھوں نالیاں نکلیں جن کے ذریعے کروڑوں انسانوں کی دل کی کشتِ ویراں سیراب ہوگئی۔سینوں کے اجڑے ہوئے کھیت سرسبز ہوگئے اور ضلالت وگمراہی اور فسق وفجور کی بادِ خزاں سے اُجڑے ہوئے دلوں کے غنچوں میں حق وصداقت اور رشد وہدایت کی بہار آ گئی۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ‘ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ‘ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ولایت اور روحانیت کے دریا ہیں‘ جن سے طریقت ومعرفت کی سینکڑوں نہریں نکلیں۔حضرت اویس قرنی‘ حضرت خواجہ حسن بصری‘ حضرت امام جعفر صادق‘ حضرت ذوالنون مصری‘ حضرت بایزید بسطامی‘ حضرت شیخ شبلی‘ حضرت جنید بغدادی‘ حضرت ابوالحسن خرقانی‘ حضرت غوثِ اعظم‘ حضرت خواجہ معین الدین‘ حضرت داتا گنج بخش‘ حضرت باوافرید‘ حضرت نظام الدین اولیاء‘ حضرت بہاؤالحق ذکریا‘ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی‘ حضرت شیخ جماعت علی شاہ‘ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی پیر سید مہر علی شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔یہ تمام بزرگانِ دین اور اولیائے کرام چشمہ ولایت و روحانیت اور منبع رشد وہدایت سے نکلے ہوئے ان چار دریاؤں کی طریقت وحقیقت کی نہریں ہیں جن کے صدقے سے جن کے وسیلے سے جن کی معرفت سے اور جن کے ذریعے سے نسلِ انسانی کے دلوں کی بنجر زمین سیراب ہوتی آ رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی اور حقیقت ومعرفت کے گلشن مہکتے رہیں گے اور رشد وہدایت کے پھول کھلتے رہیں گے۔

اور جس طرح ضلع فیصل آباد کے کسی باغ کو سیراب کرنے والے پانی کا تعلق بالواسطہ پہاڑوں سے نکلنے والے چشمہ سے ہے اسی طرح حضرت خواجہ خواجگان قبلہ عالم شہنشاہ طریقت میرے پیر ومرشد حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی سے پیدا ہوا روحانی تعلق بالواسطہ چشمہ ولایت وروحانیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہو جائے گا نہیں نہیں بلکہ سرچشمہ نبوت ورسالت سید المرسلین راحت دو جہاں ﷺ سے ہو جائے گا اور اگر سچ پوچھو تو اللہ کریم سے ہو جائے گا۔

ان الذین یبایعونک تحت الشجرۃ انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق

ایدیھم (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۱۰)۔

میرے گھر میں بجلی ہے اور جب رات کے اندھیرے میں مجھے روشنی کی ضرورت پڑتی ہے تو میں ایک بٹن کو دبا لیتا ہوں جس سے میرا کمرہ فوراً روشن ہو جاتا ہے اور سارے مکان میں اجالا ہو جاتا ہے اور سارا گھر چمک اٹھتا ہے اور میرے کمرے کی بجلی کے بلب کا تعلق بالواسطہ کسی بجلی گھر سے ہے۔ جہاں مختلف طریقوں سے تقسیم ہوتی ہوئی تاروں کے ذریعے میرے مکان تک پہنچتی ہے تو جس طرح مکان کے اندھیرے کو دور کرنے کے لیئے کسی چراغ یا بجلی کے بلب کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح دل کے اندھیرے کو بھی دور کرنے کے لیئے کسی مرشد کامل کے نور معرفت کی ضرورت ہے اور جس طرح کسی مکان کی بجلی کے بٹن کا تعلق کسی بجلی گھر سے ہوتا ہے اسی طرح کسی مرشد کامل سے پیدا کیا ہوا روحانی تعلق بالواسطہ محبوب کریم ﷺ اور اللہ کریم سے ہو جاتا ہے۔

یخرجھم من الظلمات الی النور اور مصابیح الھدیٰ کا یہی مطلب ہے کہ جب اس کائنات ارضی پر ضلالت و گمراہی کے اندھیرے چھا جاتے ہیں، فسق و فجور کی تاریکی پھیل جاتی ہے، کفر و باطل کی سیاہی غالب آ جاتی ہے اور بے دینی و الحاد کی ظلمت مسلط ہو جاتی ہے تو پھر اللہ کریم اپنے مقبول بندوں اور اولیائے کرام کے ذریعے سے نسلِ انسانی کو کفر و باطل کے اندھیروں، فسق و فجور کی تاریکیوں اور بے دینی و الحاد کی ظلمتوں سے نکال کر رشد و ہدایت کی روشنی، حق و صداقت کے اجالے اور دین و ایمان کے نور کی طرف لے آتا ہے۔

حضرت ابی سعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ راحت جاں ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے قتل کیئے۔ پھر وہ توبہ کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلا۔ اس نے ایک راہب سے پوچھا کہ میں نے ننانوے قتل کیئے ہیں اور اب میں توبہ کروں تو کیا اللہ کریم میری توبہ قبول کرے گا کہ نہیں؟ اس راہب نے کہا کہ نہیں۔ تو اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور پھر اس نے آگے جا کر کسی شخص سے پوچھا تو اس نے جواب دیا امت قریۃ کذا و کذا کہ فلاں بستی میں چلے جاؤ۔ مسلم شریف کے الفاظ ہیں فانطلق الی ارض کذا و کذا فان بھا انا سا یعبدون اللہ کہ فلاں بستی میں چلے جاؤ وہاں کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں یعنی اولیاء اللہ ہیں ثم سال عن اعلم اھل الارض پھر اس نے ایک بہت بڑے عالم دین سے سوال کیا تھا اور عالم دین نے اس کو یہ فرمایا تھا۔

اور جب وہ اللہ تعالیٰ کے ایک ولی کی طرف اپنے گناہوں کی معافی کرانے اور توبہ قبول کرانے کی غرض سے جا رہا تھا تو راستے میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ فاختصمت فیہ ملائکۃ الرحمۃ و ملائکۃ العذاب پس رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے۔ عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ ایک سو آدمیوں کا قاتل ہے اس لئے یہ جہنمی ہے اور رحمت کے فرشتوں کا موقف تھا کہ اب یہ اللہ کے ولیوں کی طرف توبہ کرنے جا رہا تھا اس لئے جنتی ہے۔

تب اللہ کریم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور یہ گنہگار جہاں سے چلا ہے وہاں سے لے کر جہاں اس نے جانا ہے وہاں تک فاصلہ ناپ لو۔ اگر اگلا حصہ کم ہے تو یہ جنتی ہے اور اگر پچھلا حصہ کم ہے تو یہ دوزخی ہے۔ جب فرشتے وہ

فاصلہ ناپنے لگے تو فاوحی اللہ الی ھذہ ان تقربی ۔اللہ کریم نے زمین کو حکم دیا کہ آگے سے سمٹ جا پس وہ زمین آگے سے سمٹ گئی اور فاصلہ کم ہو گیا وہ بستی قریب ہو گئی اور پھر اللہ کریم نے فرشتوں کو فرمایا کہ کون سا حصہ کم ہوا ہے تو فرشتوں نے عرض کی یا مولا ۔ھذہ اقرب بشبرا کہ یہ بستی پچھلے حصے سے ایک بالشت کم ہے ۔فغفرلہ اللہ کریم کی رحمت و بخشش کا دریا جوش میں آ گیا اور اس سوانسانوں کے قاتل کو بخش دیا ۔(مسلم و مشکوٰۃ شریف)

غور فرمائیں کہ وہ گنہگار اور ایک سو انسانوں کا قاتل ابھی اللہ کے ولی کے پاس پہنچا بھی نہیں ہے بلکہ ابھی اس بستی کی طرف جا رہا تھا جس میں اولیاء اللہ رہتے تھے تو اللہ قادر و کریم نے اس قاتل و گنہگار کو بخش دیا ۔صرف اس لئے کہ وہ توبہ کرنے اولیاء اللہ کی طرف جا رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند آ گئی کہ اگر چہ یہ گنہگار ہے لیکن توبہ کرنے میرے دوستوں اور میرے اولیاء کرام رحم اللہ علیہم کی طرف جا رہا ہے ۔اگر میں نے اس کی توبہ قبول کر کے اور اس کے گناہ معاف کر کے آج نہ بخشا تو میرے اولیائے عظام کی شان میں فرق آ جائے گا ۔

دوستو! تو ہم بھی اللہ کے ولی کسی پیر و فقیر اور کسی مرشد کامل کے مقدس ہاتھوں میں اپنے ہاتھ دے کر صرف اس لئے بیعت کرتے ہیں تا کہ ہماری توبہ قبول ہو جائے' ہمارے گزشتہ گناہوں کی معافی ہو جائے اور اس مرشدِ کامل کے وسیلے سے ہمیں اللہ اور محبوب ﷺ کا سیدھا راستہ مل جائے اور اولیاء اللہ کے صدقے سے ہماری نجات ہو جائے اور ہماری بگڑی ہوئی تقدیر بدل جائے اور اس حدیث پاک سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ کی زیارت و ملاقات کی نیت کر کے قصداً جانا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ باعثِ بخشش اور وسیلہ نجات بھی ہے ۔

اور ایسا ہو بھی کیوں نہ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ان اللہ یحب المتقین کہ اللہ تعالیٰ اولیائے کرام سے محبت کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی مقبول بندے سے محبت کرتا ہے تو پھر ساری کائنات اس سے محبت کرنے لگ جاتی ہے اور وہ ساری مخلوق کا محبوب بن جاتا ہے ۔جیسا کہ سید المرسلین ﷺ نے فرمایا ۔ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبریل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبولا فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲۵) ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا ۔کہ جب اللہ کریم کسی بندے سے محبت کرنے لگتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو ۔راحت جاں ﷺ نے فرمایا پھر جبریل علیہ السلام بھی اس بندے سے محبت کرنے لگ جاتا ہے اور پھر آسمانوں پر منادی کر دی جاتی ہے کہ اے آسمان والو! اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے ۔تم بھی اس سے محبت کرو ۔پس آسمانوں کے تمام فرشتے بھی اس بندے سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ زمین والوں کے دلوں میں بھی اپنے اس مقبول و محبوب بندے کی محبت پیدا کر دیتا ہے ۔

محترم سامعین کرام! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ جل جلالہ محبت فرماتا ہے اس کے ساتھ ساری مخلوق محبت کرتی ہے ۔

☆ محبوب کریم ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں ۔

☆ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ مجددالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ خواجہ ہندالولی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ خواجہ شیخ السلام والمسلمین رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ خواجہ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
☆ زمین والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور آسمان والے بھی۔
☆ مشرق ومغرب والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور شمال وجنوب والے بھی۔
☆ الختصر فرش وعرش کی تمام مخلوق اس سے محبت کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مقبولانِ الٰہی کے مقدس آستانوں پر مخلوقِ خدا کا ہجوم رہتا ہے اور اولیائے کرام کے دروازوں پر حاجب مندوں کا میلہ لگا رہتا ہے اور ان دلق پوشوں کی بارگاہوں پر بڑے بڑے شہنشاہ کاسئہ گدائی لئے پھرتے ہیں اور ان فاقہ مستوں کی چوکھٹوں پر دنیا کے تاج داروں کی جبینِ نیاز جھکی رہتی ہے اور ان خدا پرستوں کے درباروں پر ہزاروں دکھ درد کے مارے انسان مشکل کشائی کے لئے اپنے دامن پھیلائے رکھتے ہیں اور ان فقیروں کے ڈیروں پر دنیا کے ٹھکرائے ہوئے لاکھوں انسان پناہ لیتے ہیں۔ اسی لئے تو عدم کہتا ہے کہ۔

ارے میکسارو سویرے سویرے
خرابات کے گرد پھیرے پہ پھیرے
کبھی اس طرف بھی گزر کر تو دیکھو
بڑی رونقیں ہیں فقیروں کے ڈیرے

اور پھر ان کی چشمہء روحانیت سے اپنی پیاس بجھانے کے لئے تشنگانِ معرفت کا ہجوم رہتا ہے اور ان کے میخانہء عرفان وحقیقت سے شرابِ عشق ومستی پینے والوں کا میلہ لگا رہتا ہے اور ان کے چراغِ رشد وہدایت سے حق وصداقت کی راہ تلاش کرنے والے پروانوں کا اژدہام رہتا ہے پھر ان کے دروازوں سے کوئی خالی نہیں جاتا بلکہ جو

بھی آتا ہے جھولی بھر کے جاتا ہے بیمار آتا ہے تو شفا پا کر جاتا ہے۔ دکھ والا آتا ہے تو سکھ لے کر جاتا ہے۔ بے چین آتا ہے تو چین سمیٹ کر واپس جاتا ہے۔ بے مراد آتا ہے تو بامراد ہو کر جاتا ہے۔ بھٹکا ہوا آتا ہے تو منزل پا کر جاتا ہے۔ بدنصیب آتا ہے تو خوش نصیب ہو کر جاتا ہے۔ دوزخی آتا ہے تو جنتی ہو کر جاتا ہے۔ بے اولاد آتا ہے تو اولاد سے نوازا جاتا ہے اور سچ پوچھو تو چور آتا ہے تو قطب بنا دیا جاتا ہے۔ اس لئے تو درویش لاہوری کہتا ہے۔

ہزاروں خوف ہو لیکن زبان ہو دل کی رفیق
یہی ازل سے رہا ہے قلندروں کا طریق
ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیرِ مغاں ہے مردِ خلیق

اور یہی نفوسِ قدسیہ ہیں جو اطاعت الٰہی اور رسول ﷺ کی بدولت عبادت و ریاضت کے ذریعے اور مراقبہ و مجاہدہ، نفس کی معرفت اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ اتنا قرب اور تعلق پیدا کر لیتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق پھر اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں بن جاتا ہے اور وہ ان آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کان بن جاتا ہے وہ اللہ کے کانوں سے سنتے ہیں۔ اللہ ان کے ہاتھ بن جاتا ہے اور وہ اللہ کے ہاتھوں سے پکڑتے ہیں۔ اللہ ان کے پاؤں بن جاتا ہے وہ اللہ کے پاؤں سے چلتے ہیں اور پھر جب بھی اور جو بھی وہ سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پورا کر دیتا ہے جو مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ عطا کر دیتا ہے اور جو وہ کہتے ہیں اللہ کریم مان لیتا ہے حالانکہ اللہ کی آنکھیں نہیں لیکن وہ دیکھتا ضرور ہے۔ اس کے کان نہیں لیکن وہ سنتا ضرور ہے۔ اس کے ہاتھ نہیں لیکن وہ پکڑتا ضرور ہے اور اس کی زبان نہیں لیکن وہ بولتا ضرور ہے وہ جسم و اعضاء سے پاک ہے۔ چلنے پھرنے سے مبرا ہے۔ کھانے پینے سے منزہ ہے۔ سونے جاگنے، اٹھنے بیٹھنے، طول و عرض اور مرض و غرض سے پاک ہے۔

☆ اور راحت جاں ﷺ کے فرمان کے مطابق جب اولیاء اللہ کا دیکھنا اللہ کی آنکھ سے دیکھنا ہے تو پھر اس کے دیکھنے کی کوئی حد نہیں ہوگی۔ پھر وہ مصلے پر بیٹھ کر ساری کائنات کو دیکھ سکتا ہے زمین و آسمان کو دیکھ سکتا ہے۔ فرش و عرش کو دیکھ سکتا ہے اور لوح کو قلم کو دیکھ سکتا ہے۔ اس لیئے تو عارف رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء

کہ لوحِ محفوظ بھی اولیاء اللہ کے سامنے ہے اور ایک مردِ کامل جب اللہ تعالیٰ کے کانوں سے سنتا ہے تو پھر اس کے سننے کی بھی کوئی حد نہیں ہوگی۔ وہ اپنے حجرے میں بیٹھ کر شرق و غرب کی آوازیں سن سکتا ہے۔ قرب و جوار کی صدائیں سن سکتا ہے دور و نزدیک کی پکاریں سن سکتا ہے اور اپنے مریدوں کی فریادیں جہاں بھی وہ ہوں گے سن سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ یاساریۃ الجبل کہ اے ساریہ پہاڑ کی جانب سے بچو۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے چھتیس سو میل کے فاصلے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سن لی۔ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی آنکھ سے دیکھا اور حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے کانوں سے سنا اور پھر اس کی پکڑ بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ ہوگئی کیونکہ اس کے ہاتھ

اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں۔اسی لئے اقبال رحمتہ اللہ کہتے ہیں کہ

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کارِ کشا و کار ساز

اور پھر اولیاء اللہ کا بولنا بھی اللہ کریم کا بولنا ہے اور اللہ کریم کا بولنا ہی تقدیر الٰہی ہے۔عارف رومی نے فرمایا:

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ایسے ہی مردِ مومن اور ایسے ہی بندہ خدا کے متعلق اقبال کہتا ہے کہ

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

اور پھر فقر ودرویشی کے مقام کو بیان کرتا ہے کہ

اک فقر سکھاتا ہے صیاد کو نخچیری
اک فقر سے کھلتے ہیں اسرارِ جہانگیری
اک فقر سے قوموں میں مسکینی و دلگیری
اک فقر کی مٹی میں خاصیت اکسیری
اک فقر ہے شبیری اس فقر میں ہے میری
میراثِ مسلمانی سرمایہ شبیری

یہاں اس درویشِ لاہوری نے فقر ودرویشی کے دونوں پہلو بیان کر دیئے ہیں۔اصلی بھی اور نقلی بھی۔رحمانی بھی اور شیطانی بھی۔یعنی اس خطہ ارض میں ایک تو مقبولانِ الٰہی' مردان کامل اور اولیاء اللہ ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے کہ وہ ضلالت وگمراہی کی تاریکیوں میں رشد وہدایت کی شمع روشن کرتے ہیں اور فسق وفجور کے اندھیروں میں حق وصداقت کے چراغ جلاتے ہیں اور کفر وباطل کی ظلمتوں میں دین وایمان کا نور پھیلاتے ہیں اور پھر احکامِ خداوندی' قوانینِ الٰہیہ اور ناموسِ دین واسلام کی خاطر کسی بڑی سے بڑی طاقت سے بھی ٹکر لینے سے دریغ نہیں کرتے اور وہ ساری ساری رات ریاضت وعبادت میں گزار دیتے ہیں اور ذکر وفکر میں مشغول رہتے ہیں اور دوسرے وہ مست والست اور ننگ دھڑنگ فقیر ودرویش ہیں جو فقر ودرویشی کا لباس پہن کر مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں نہ نماز نہ روزہ' نہ فرض نہ نفل' نہ ذکر نہ فکر' نہ عبادت نہ ریاضت نہ وضو نہ مصلیٰ اور نہ شریعت نہ طریقت اور پھر بھی فقیر کے فقیر اور درویش کے درویش اور پیر کے پیر۔بس کونڈا اور ڈنڈا بھنگ اور چرس اور عیاشی وفحاشی ہے لیکن پھر ولی کے ولی' مگر قصور ان کا نہیں بلکہ ان کے ماننے والوں کا ہے جو اتنے جاہل ونادان ہیں کہ ان کو حق وباطل کی پہچان نہیں' نیک وبد کا امتیاز نہیں اور اچھے اور برے کی تمیز نہیں ہے' کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان کے مسلمان

اصلی اور نقلی گھی کی تو پہچان کر لیتے ہیں مگر اصلی و نقلی پیر کو نہیں پہچان سکتے اور خالص وملاوٹ والے دودھ کو تو پرکھ سکتے ہیں مگر خالص وملاوٹی فقیر کو نہیں پرکھ سکتے اور یہ اچھے اور برے دوست کو تو پہچان لیتے ہیں مگر اچھے اور برے درویش کو نہیں جان سکتے۔

خبردار! وہ فقیر جو احکام خداوندی کا باغی ہو' وہ درویش جو شریعت مصطفیٰ ﷺ سے بے عمل ہو اور وہ پیر جو اسلام کی حدوں کو توڑے وہ اسلام کی مقدس پیشانی پر ایک بدنما داغ ہے۔ دین کے حسین چہرے پر ایک کلنگ کا ٹیکہ ہے اور مذہب کے خوبصورت ماتھے پر ایک سیاہ دھبہ ہے اور ایسا فقر قوم میں بے حسی و بزدلی' مسکینی و دلگیری اور بے حیائی و بے غیرتی پیدا کرتا ہے اور ایک وہ فقیر ہے جو عبادت و ریاضت کے ذریعے ذکر و فکر کے سبب اور مراقبہ و مجاہدہ کی معرفت فنافی اللہ کے مقام پر پہنچ کر عصائے کلیم اور ید قدرت بن جاتا ہے اور ایسا فقر قوم میں بہادری و شجاعت' ہمت و جرات' بے باکی و حق گوئی' جہانگیری و جہانبانی اور طہارت و پاکیزگی سکھاتا ہے اور اس کی ہر بات کلمہء حق ہوتی ہے اور اس کی ہر دعا قبول ہوتی ہے اور ایسا فقر بادشاہی سے افضل اور جہانگیری سے بلند ہوتا ہے۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ

میرا فقر بہتر ہے سکندری سے
یہ آدم گری ہے وہ آئینہ سازی

اور

مقامِ فقر کتنا بلند ہے شاہی سے
روش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیے

اور

فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ
فقر ہے میروں کا میر اور فقر ہے شاہوں کا شاہ

اور

دارا و سکندر سے وہ مردِ فقیر اولیٰ
جس فقر سے آتی ہو بوئے اسد اللہ

اور

قوت سلطان و میراز لا الٰـــــــــہ
ہیبت مردِ فقیر ازل لا اِلٰـــــــــہ
فقر عریاں گرمئی بدر و حنین
فقر عریاں بانگ تکبیر حسین

کہ کسی مردِ فقیر کا جاہ و جلال لَا اِلٰــہ کی ضرب سے پیدا ہوتا ہے اور فقیر و درویش وہی ہے جو حضرتِ امام حسین

رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چل کر دنیا سے باطل پرستی کو مٹانے کیلئے نعرہ تکبیر سے پہاڑوں کے دل ہلا دے اور فقیر وہ ہے جو کفر و شرک کی طاغوتی طاقتوں سے ٹکرلے کہ بدر و حنین کے معرکوں کو پھر زندہ کر دے اور اطاعت و بندگی کا یہی وہ مقام ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ اپنے کسی مقبول و برگزیدہ بندے کو عَبْدُہٗ کہہ کر پکارتا ہے اور جب کوئی بندہ عبدہ کے مقام پر پہنچ جائے تو پھر

عبد　دیگر　عبدہ　چیزے　دگر
ایں　سراپا　انتظار　او　منتظر
کس　ز　سر　عبدہ　آگاہ　نیست
عبدہ　آگاہ　نیست
عبدہ　جز　سر　الا　اللہ　نیست

اور اس بندے کو یہ مقام حاصل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس سے اتنا گہرا تعلق ہو جاتا ہے کہ

خودی　کو　کر　بلند　اتنا　کہ　ہر　تقدیر　سے　پہلے
خدا　بندے　سے　خود　پوچھے　بتا　تیری　رضا　کیا　ہے

یہی وہ قوت تھی جس کو لے کر حضرت معین الدین چشتی ہندوستان میں آئے اور پھر اسی لا الہ کی قوتِ ایمانی سے پرتھوی راج کے شاہی محلوں میں اسلام کا پرچم لہرایا اور ہندوستان کے پجاریوں کو معبودِ حقیقی کے آگے جھکایا اور اپنے تصرفات و کمالات اور فقر و درویشی کی ہیبت و کرامات سے ظلمت کدہ ہند میں توحید خداوندی کا چراغ جلایا اور اپنی اسی باطنی قوت سے ہندوستان کے مشہور جادوگر جے پال کے طلسم باطل کو توڑ کر اس کو جان کائنات ﷺ کا کلمہ پڑھایا۔

اور یہی وہ طاقت تھی جسے حضرتِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لے کر اٹھے اور پھر اسی روحانی قوت اور حق کے جلال سے اکبر کی حکومت کی دیواروں کو ہلا دیا اور جہانگیر کے تختِ طاؤس کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے روند کر کلمہء حق سنایا اور اسی جذبہء حسینی سے ہندوستان میں پھیلتی ہوئی مشرکانہ رسومات کو مٹا کر صرف ایک اللہ کے آگے سربجود ہونے کی تبلیغ فرمائی اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں رشد و ہدایت کی شمع جلائی اور سچ تو یہ ہے کہ اگر اولیائے کرام دین و ایمان کی قوت اور فقر و درویشی کی طاقت لے کر ہندوستان میں نہ آتے تو بہت ممکن تھا کہ آج یہاں اسلام کا نام و نشان تک بھی نہ ہوتا۔ یہ محراب و منبر یہ مسجدیں و عبادت گاہیں یہ دین و اسلام اور یہ مومن و مسلمان انہیں اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کے فقر و درویشی اور ان کے تصرفات و کمالات کے مرہونِ منت ہیں۔

وما علینا الا البلغ المبین

فیضان پیر سیال لجپال

یہاں پر ہر قسم کی بیماری، ہر کام، مردوں عورتوں کے پوشیدہ امراض، آسیب جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، شادی میں رکاوٹ، کاروباری بندش ہر کام قرآنی عملیات و تعویذات و اسلامی طبی اصولوں کے عین مطابق کیا جاتا ہے

مرکزی جامع مسجد گلزار مدینہ جی ٹی ایس اڈ
فیصل آباد

اوقات ملاقات

عصر تا عشاء فون پر وقت لے کر تشریف لائیں

03006661755

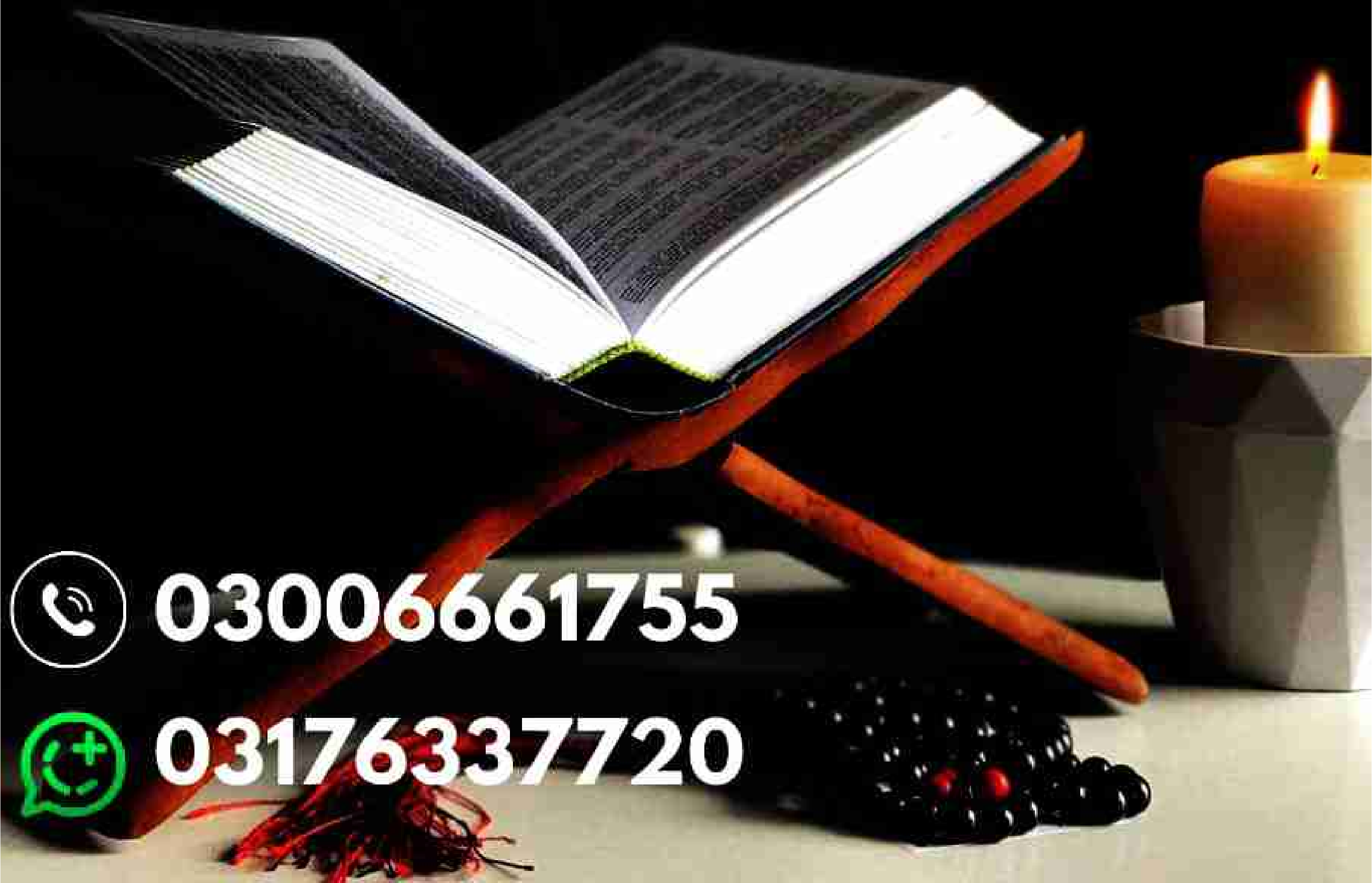
03176337720

فیضان پیر سیال لجپال

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و الحدیث

آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث پاک

آسان عام فہم خواہش مند طالبات کے لیے سنہری موقع



03006661755

03176337720



فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث پاک
آسان عام فہم خواہش مند طلباء کے لیے
سنہری موقع
03006661755

انگلیاں میری ہیں اور ان میں قلم ہے تیرا ہاتھ میرا ہے مگر اس پر کرم ہے تیرا

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ' عارفانہ' عاشقانہ چند تحریریں

معجزات محبوب ﷺ	اسلاف کا جذبہ ایثار	وسیلتنا فی الدارین
عشق کی باتیں	اسلاف کا اخلاق	وبالوالدین احسنا
عشق است امام من	اسلاف کا شوق علم	بخشش کے بہانے
حقیقت انساں	شمس الضحیٰ	عاشقانہ تقریریں
دیوان عشق	صاحب الجود والکرم	عشق خیرالوریٰ ﷺ
راحت جاں ﷺ	اسلام میں دل جوئی کا مقام	پیام محبت
پیکر حسن و جمال	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں	وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے
پیکر جمال و کمال	کیا حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے مانگنا جائز ہے؟	اہل دل
نور الھدیٰ	جب بھی مانگو حضور ﷺ کے وسیلہ سے مانگو	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
عجب چیز ہے لذت آشنائی	وسیلہ محبوب ﷺ	تجھے اہل ایماں سلام کہتے ہیں

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد